قواعد صفت موصوف



منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

موصوف کی تعریف موصوف وہ ہے جسکی کوئی صفت بیان کی جائے آگے عام ہے وہ صفت اچھی ہو یا بری۔

اچھی صفت کی مثال **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

بُری صفت کی مثال **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم**

صفت کی تعریف صفت وہ لفظ ہوتا ہے جو موصوف کی اچھائی یا برائی کو بیان کرے۔

صفت کی اصطلاحی تعریف صفت اس تابع کو کہتے ہیں جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو خود موصوف کے اندر پایا جائے یا موصوف کے متعلق کے اندر پایا جائے۔ اس تعریف سے معلوم ہوا کہ صفت دو قسم پر ہے:

صفت بحالہٖ۔ صفت بحال متعلقہٖ

حافظ محمد عباس قادری 03154596865

صفت بحالہ کی تعریف صفت بحالہ جو اپنے موصوف کے حال کو بیان کرے جیسے،

الصراط المستقیم ایسا راستہ جو سیدھا ہے

صفت بحال متعلقہ کی تعریف جو خود موصوف کے حال کو بیان نہ کرے بلکہ اسکے متعلق کے حال کو بیان کرے جیسے،

القریۃ الظالم اھلھا

یہاں "الظالم" صفت ہے تو یہ موصوف کے حال کو بیان نہیں کر رہی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ بستی خود تو ظالم نہیں ہے بلکہ اسکے رہنے والے ظالم ہیں۔

موصوف صفت قوانین

قاعدہ نمبر ۱:

دو اسم ہوں دونوں پر الف لام ہو یہ بھی عام طور موصوف صفت ہوں گے بشرطیکہ دونوں مفرد ہوں صریح ہوں یا تاویلی یا دونوں تثنیہ ہوں یا دونوں جمع ہوں معنی بھی ٹھیک ہو۔ معنی ٹھیک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو ترجمہ مبتداء خبر کا ہے وہی ترجمہ موصوف صفت کا ہو سکے یعنی اس صفت کا حمل موصوف پر ہو سکے۔

الله الرحمن الرحیم

قاعدہ نمبر ۲:

دو اسم ہوں دونوں پر تنوین ہو تو یہ بھی عام طور پر موصوف بنتے ہیں بشرطیکہ پہلا اسم کسی کا نام نہ ہو اور وہ دونوں اسم کان وغیرہ اور حروف مشبہ بالفعل کے بعد نہ ہوں

فتحا مبینا

فائدہ

اگر پہلا اسم کسی کا نام ہو تو ابتدائے کلام میں وہ مبتدا، خبر بن جائیں گے جیسے **زید قائم** اور اگر وہ دونوں اسم کان وغیرہ اور حروف مشبہ بالفعل کے بعد ہوں تو بعض مقامات میں دو الگ الگ خبریں بن جائینگے جیسے **ان اللہ غفور رحیم۔ کان اللہ غفورا رحیما**

قاعدہ نمبر ۳:

تین یا چار یا پانچ اسموں پر الف لام آجائے پہلے کو موصوف اور باقی کو صفات بنائیں گے۔

ھو الخالق البارئ المصور

قاعدہ نمبر ۴:

نکرہ کے بعد فعل آجائے یہ بھی عام طور پر موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ وہ فعل جزاء کے مقام پر نہ ہو **کلمة تدل علی معنی في نفسها** اگر نکرہ کے بعد فعل جزاء کے مقام میں ہو تو پھر موصوف صفت نہیں بنیں گے جیسے،

من بني الله مسجدا بنی الله له بيتا في الجنه

قاعدہ نمبر ۵:

ایک اسم مضاف ہو ضمیر کی طرف اور اسکے بعد الف لام والا اسم آجائے تو یہ بھی بعض مقامات پر آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔

سبحان ربي الاعلیٰ۔ سبحان ربي العظيم

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں

قاعدہ نمبر ۶ :

اسم اشارہ کے بعد الف لام والا اسم آجائے (جاری کلام میں) یہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ کسی اور ترکیب کا قرینہ نہ ہو

رب هذا البيت

قاعدہ نمبر ۷ :

اسم موصول سے پہلے الف لام والا اسم آجائے تو یہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں

هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب

قاعدہ نمبر ۸ :

نکرہ کے بعد جار مجرور آجائے تو وہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ وہ جار مجرور ما قبل اس نکرہ کے ساتھ یا کسی اور لفظ کے ساتھ متعلق نہ ہو۔

على رجل من القريتين عظيم ۔۔ معنیٰ في نفسها

قاعدہ نمبر ۹ :

"ذات" کے لفظ سے پہلے نکرہ آجائے تو یہ بھی عام طور پر موصوف صفت بنتے ہیں۔

كل صلوة ذات ركوع و سجود

قاعدہ نمبر ۱۰ :

ابن کا لفظ ماقبل کے لیئے صفت اور مابعد کے لیئے مضاف ہوتا ہے۔

احمد بن محمد بن حسن

قاعدہ نمبر ۱۱ : **مِن بیانیة** سے پہلے نکرہ آجائے تو نکرہ موصوف بنے گا اور من بیانیہ ظرف مستقر کے مقام میں اسکی صفت بنے گا۔

ولا یحیطون بشیء من علمه

قاعدہ نمبر ۱۲ : ایک اسم مضاف ہو ضمیر کی طرف اسکے بعد اسم موصول آجائے تو یہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ **امھتکم التی ارضعنکم**

قاعدہ نمبر ۱۳ : نکرہ کے بعد **غیر** کا لفظ آجائے تو یہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں

انه عمل غیر صالح

قاعدہ نمبر ۱۴ : ایک اسم مضاف ہو ضمیر کی طرف اور اسکے بعد اسم اشارہ آجائے تو یہ بھی بعض مقامات پر موصوف صفت بنتے ہیں **من سفرنا هذا نصبا**

قاعدہ نمبر ۱۵ : حرف بول کر اس سے مراد حرف کا لفظ ہی لیا جائے اور اسکے بعد الف لام والا اسم آجائے یہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ موصوف صفت والا معنی ٹھیک ہو۔

ما ولا المشبھتان بلیس

موصوف صفت کے فوائد

فائدہ نمبر ۱: جب موصوف کی صفت صفت بحال متعلقہ ہو تو وہ صفت بحال متعلقہ کبھی فعل کا صیغہ ہوگی اور اسم فاعل یا اسم مفعول یا صفت مشبہ کا صیغہ ہوگی اور اسکا فاعل یا نائب فاعل ظاہر ہوگا۔

فعل کی مثال۔ جاءني رجل اکرمني اخوه

اسم مفعول کی مثال۔ جاءني رجل مضروب غلامه

اسم فاعل کی مثال۔ جاءني رجل صالح ابوه

صفت مشبہ کی مثال۔ جاءني رجل كريم ابوه

فائدہ نمبر ۲: صفت بحالہ کی اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں مطابقت ہوتی ہے۔ بیک وقت چار کا پایا جانا ضروری ہے۔ وہ دس چیزیں یہ ہیں: **واحد۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر و تانیث۔ تعریف و تنکیر۔ رفع نصب جر** یہ چار جوڑے ہیں ہر جوڑے میں سے ایک چیز دونوں میں یعنی صفت موصوف میں مطابقت کے وقت پائی جانی ضروری ہے۔

فائدہ نمبر ۳: صفت بحال متعلقہ یہ اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں میں مطابقت رکھتی ہے تعریف و تنکیر۔ رفع نصب جر اور باقی پانچ تذکیر و تانیث۔ افراد تثنیہ جمع کے اندر مثل فعل کے ہے یعنی جس فعل کا فاعل مذکر یا مؤنث حقیقی ہو تو فعل کو بھی مذکر یا مؤنث لائیں گے جیسے **ضرب زید۔ قامت هند** اور اگر فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل کو ہمیشہ واحد لایا جائیگا خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع۔ اسی طرح صفت بحال متعلقہ کا فاعل مذکر یا مؤنث ہو تو صفت بحال متعلقہ کو بھی مذکر یا مؤنث

لائیں گے اور صفت بحال متعلقہ کا فاعل ظاہر ہو تو صفت بحال متعلقہ ہمیشہ واحد لائیں گے خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع۔

- مررت برجل قاعد غلامه
- مررت برجلين قاعد غلامهما
- مررت برجال قاعد غلامهم
- مررت بامرأة قائم ابوها
- مررت برجل قائمة جاريته

فائدہ نمبر ۴: موصوف صفت کا اکثر اردو میں ترجمہ کرتے وقت ایسا جب موصوف مفرد مذکر ہو ایسی جب موصوف مفرد مؤنث ہو ایسے جب موصوف جمع مذکر کا صیغہ ہو کا لفظ آئیگا۔

جاءني رجل عالم میرے پاس ایسا آدمی آیا جو عالم ہے

فائدہ نمبر ۵: جب کوئی لفظ صفت ہو مضاف اور مضاف الیہ کے لیئے تو اسکی صفت بننے کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ کبھی وہ لفظ صفت مضاف اور مضاف الیہ دونوں کے مجموعے کے لیئے ہوگا

جیسے عبد القاهر بن عبد الرحمن

۲۔ کبھی صرف مضاف کے لیئے ہوگا

كلمات الله العليا

۳۔ اور کبھی صرف مضاف الیہ کے لیئے ہوگا۔

غسل الاعضاء الثلاثة

مضاف اور مضاف الیہ کے قوائد

عربی کلام میں مضاف اور مضاف الیہ کو پہچاننے کی بہت سی علامات ہیں جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

قاعدہ نمبر ۱ : دو اسم ہوں پہلے اسم پر الف لام نہ ہو دوسرے پر الف لام ہو تو یہ عام طور پر مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں بشرطیکہ پہلا اسم کسی کا نام نہ ہو، اسم اشارہ اور اسم ضمیر بھی نہ ہو۔ مثال، **رب العالمین، کتاب الطهارة، رياض الصالحين**

قاعدہ نمبر ۲ : دنیا میں کوئی بھی اسم ہو اسکے بعد ضمیر آجائے یہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔

مثال، **على قلوبهم وعلى سمعهم**

شرح جامی کے خطبہ میں ہے:

الحمد لوليه والصلوة على نبيه

قاعدہ نمبر ۳ : تین اسم ہوں پہلے دو اسموں پر الف لام نہ ہو تیسری جگہ الف لام آجائے تو وہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **من ورقة جنت النعيم، سلطان علماء الشرق**

قائدہ نمبر ۴ :
تین اسم ہوں پہلے دو اسموں کے اوپر الف لام نہ ہو تیسری جگہ ضمیر آجائے تو وہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

لقاء یومکم ھذا، کلمۃ ربك، غسل وجهه

قائدہ نمبر ۵ :
چار اسم ہوں پہلے تین اسموں پر الف لام نہ ہو چوتھے اسم پر الف لام آجائے تو یہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

حمامة جرعی حومة الجندل

قائدہ نمبر ۶ :
چار اسم ہوں پہلے تین اسموں پر الف لام نہ ہو چوتھی جگہ ضمیر آجائے تو یہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

کیفیة ترکیب بعضها مع بعض

قائدہ نمبر ۷ :
پانچ اسم ہوں پہلے چار اسموں پر الف لام نہ ہو پانچویں پر الف لام آجائے تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

سبب نفس وجوب صلوة الظهر

قائدہ نمبر ۸ :
پانچ اسم ہوں پہلے چار اسموں پر الف لام نہ ہو پانچویں جگہ ضمیر آجائے تو یہ مضاف اور مضاف الیہ ہیں

مثال، **جمیع مدة انقطاع رویتي**

قائدہ نمبر ۹ :

اسم اشارہ سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آ جائے یہ بھی عام طور مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں بشرطیکہ پہلا اسم نکرہ ہو۔ مثال،

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ

قائدہ نمبر ۱۰ :

اسم اشارہ سے پہلے بغیر الف لام کے دو اسم آ جائیں تو یہ بھی عام طور پر مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

تزئین دیباجہ ھذا الکتب

قائدہ نمبر ۱۱ :

اسم اشارہ سے پہلے بغیر الف لام کے تین اسم آ جائیں تو یہ بھی مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

بیان اعتبار صفۃ ذلک الجزء

قائدہ نمبر ۱۲ :

اسم موصول سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آ جائے تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **صراط الذین انعمت علیھم**

قائدہ نمبر ۱۳ :

اسم موصول سے پہلے دو اسم بغیر الف لام کے آ جائیں تو یہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

مثل ایام الذین خلوا من قبلکم

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

قائدہ نمبر ۱۴: نام سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آ جائے یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں بشرطیکہ وہ پہلا اسم نکرہ ہو۔ مثال؛

رب موسی وهارون

قائدہ نمبر ۱۵: نام سے پہلے دو اسم بغیر الف لام کے ہوں یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال؛

خلف رسول اللّٰه

قائدہ نمبر ۱۶: نام سے پہلے تین اسم بغیر الف لام کے ہوں تو بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ ہونگے۔ مثال؛

باب قيام شهر رمضان

قائدہ نمبر ۱۷: تین سے لے کر دس تک یہ عدد ہمیشہ ما بعد اسم کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور وہ اسم ان کی تمیز بنتا ہے۔ اور اسی طرح مأة اور الف کا عدد خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یہ ہمیشہ اپنی تمیز کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ مثال؛

سبعة ايام ، مأة عام

قائدہ نمبر ۱۸: کسور اکثر مضاف ہوتی ہیں مثلاً نصف۔ ثلث۔ ربع وغیرہ بشرطیکہ بغیر الف لام کے ہوں۔ کل کسریں نو ہیں: نصف۔ ثلث۔ ربع۔ خمس۔ سدس۔ سبع۔ ثمن۔ تسع۔ عشر مثال؛

نصف النهار، ثلث الليل

قاعدہ نمبر ۱۹ : کچھ الفاظ جو اکثر مضاف ہوتے ہیں:

کل۔ بعض۔ قبل۔ مع۔ بین۔ قدام۔ خلف۔
فوق۔ تحت۔ دون۔ نحو۔ مثل۔ غیر۔
اولو۔ ذو۔ عند

قاعدہ نمبر ۲۰ : ابن۔ ابنۃ کا لفظ علمین کے درمیان

واقع ہو تو وہ ماقبل کے لیئے صفت بنتا ہے اور مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے بشرطیکہ علمین قول قائل کے لیئے مقولہ نہ ہوں کیونکہ وہ علمین اگر قول قائل کے لیئے مقولہ ہوئے تو پھر وہ مبتداء خبر بن سکتے ہیں یعنی پہلا علم مبتداء بن جائیگا اور ابن مضاف اپنے مابعد علم مضاف الیہ سے مل کر خبر بن جائیگا۔ مثال؛

وقالت الیھود عزیرُ بن اللہ

اب یہاں علمین (عزیر بن اللہ) قول یہود کے لیئے مقولہ بن رہے ہیں اسلیئے ایک قرأت کے مطابق جو قرآن کریم میں لکھی ہوتی ہے (پہلے علم یعنی عزیر پر تنوین پڑھنا) عزیر مبتداء بن جائے گا اور بن مضاف جبکہ اسم جلالت مضاف الیہ سے مل کر اسکی خبر بن جائیگا اور مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مقولہ یا مفعول بہ ہو جائیگا قالت کے لیئے۔ قالت فعل، الیہود فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مطابقی مثال حدیث مبارکہ سے:

حدثنا احمد بن یونس وموسی بن اسماعیل قالا حدثنا ابراھیم بن سعد قال حدثنا ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابي ھریرۃ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سُئِل أي العمل افضل فقال ايمان بالله و رسوله قيل ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ما ذا قال حج مبرور

اس حدیث مبارکہ کی سند میں پانچ مرتبہ ابن کا لفظ ذکر ہے اور چار مرتبہ یہ ابن کا لفظ علمین یعنی دو ناموں کے درمیان واقع ہوا ہے لہٰذا ابن کا لفظ ماقبل نام کے لئے صفت بنے گا اور جو اعراب ماقبل نام کا ہے وہی اعراب ابن کا ہوگا اور ابن مابعد نام کی طرف مضاف ہوگا.

قاعدہ نمبر ۲۱: مَا اور مَن سے پہلے کوئی اسم آجائے تو وہ بھی مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں. مثال،

جزاء من تزکی

قاعدہ نمبر ۲۲: عدد سے پہلے ایک اسم بغیر الف لام کے آجائے تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں: **قدر ثلث اصابع الرجل**

قاعدہ نمبر ۲۳: اسی طرح عدد سے پہلے دو اسم بغیر الف لام کے آجائیں وہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں. مثال، **علی رأس کل مأة سنة**

قاعدہ نمبر ۲۴: حرف بول کر لفظ مراد لیا جائے اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو یہ

بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

خبر ان ۔ اسم ان ۔ خبر لا

قاعدہ نمبر ۲۵:

حرف بول کر لفظ مراد لیا جائے اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے دو اسم آ جائیں تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

نعت اسم لا مبني

قاعدہ نمبر ۲۶:

حرف بول کر اس سے حرف کا لفظ مراد لیا جائے (نہ کہ معنی) اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے تین اسم آ جائیں تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

في مواقع استعمال كلمة إلى

قاعدہ نمبر ۲۷:

حرف بول کر اس سے حرف کا لفظ مراد لیا جائے (نہ کہ معنی) اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے چار اسم آ جائیں تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

بيان مواضع استعمال كلمة حتى

قاعدہ نمبر ۲۸:

جہاں فعل بول کر اس سے مراد فعل یا جملہ کا لفظ ہی لیا جائے (نہ کہ معنی) اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آ جائے تو وہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔

من باب علمت

قاعدہ نمبر ۲۹ : جہاں فعل یا جملہ بول کر اس سے مراد فعل یا جملہ کا لفظ ہی لیا جائے نہ کہ معنی اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے دو اسم آجائیں تو وہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **بخلاف باب اعطیت**

قاعدہ نمبر ۳۰ : اور کبھی لفظ 'ابن' کا ماقبل غیر معرف باللام ہو تو وہ مضاف ہوتا ہے۔ مثال،

کل کلام ابن آدم علیہ لا لہ الا امر بمعروف و نھی عن المنکر او ذکر اللہ

قاعدہ نمبر ۳۱ : لفظ 'کُل' سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو یہ عام طور پر مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **فتحنا علیھم ابواب کل شیٔ**

قاعدہ نمبر ۳۲ : بعض مقامات میں اَنَّ سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو اَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر ماقبل کے لیئے مضاف الیہ بنتا ہے۔ مثال، **بتخیل اَنْ کتابہ ھذا**

قاعدہ نمبر ۳۳ : اسی طرح اَنَّ مع الفعل سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو اَن مع الفعل بتاویل مصدر ہو کر ماقبل کے لیئے مضاف الیہ بنے گا۔ مثال،

من بعد اَنْ اظفرکم علیھم

مضاف اور مضاف الیہ

فوائد

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

فائدہ نمبر ۱ : اردو کے اندر ترجمہ مضاف الیہ سے شروع کرینگے اور مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کا - کے - کی** کا لفظ آئیگا۔

کا تب آئیگا جب مضاف مذکر ہو جیسے عبداللہ **اللہ کا بندہ**

کی تب آئیگا جب مضاف مؤنث ہو جیسے مریم بنت عمران **مریم عمران کی بیٹی**

اور اگر مضاف جمع مذکر کا صیغہ ہو تو پھر مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کے** کا لفظ آئیگا جیسے قلوبہم **ان کے دل**

اگر مضاف جمع مؤنث کا صیغہ ہو تو پھر **کی** کا لفظ آئیگا جیسے علی ابصارھم **ان کی آنکھوں پر**

اور اگر مضاف الیہ ضمیر متکلم یا مخاطب کی ہو تو پھر مضاف الیہ کے ترجمہ میں **را - ری - رے** آتا ہے۔ ربک **تیرا رب** ابنتی **میری بیٹی** ابناءنا **ہمارے بیٹے**

کبھی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کو** کا لفظ آئیگا جیسے **لا یجوز للولی احبار البکر البالغۃ العاقلۃ** نہیں ہے جائز ولی کے لیئے باکرہ بالغہ عاقلہ کو (نکاح کے لیئے) مجبور کرنا

حافظ محمد عباس قادری

فائدہ نمبر ۲: اگر ایک عبارت میں متعدد مضاف اور مضاف الیہ ایک ساتھ آ جائیں تو ترجمہ عام طور پر آخری مضاف الیہ سے شروع کرینگے اور ترجمہ کو صحیح اور بامحاورہ بنانے کے لیئے کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کا** اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کے** اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کی** اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کو** کے الفاظ لائیں گے جیسے **خزائن رحمة ربي** اب اس مثال کا ترجمہ آخری مضاف الیہ سے شروع کرینگے

میرے رب کی رحمت کے خزانے

فائدہ نمبر ۳: بعض الفاظ میں مضاف الیہ کے ترجمہ میں کا۔کی۔کے وغیرہ کے الفاظ نہیں آئینگے

جیسے **ذو۔ اولو۔ سائر۔ اصحاب**

ذو القوة المتين قوت والا

اولو الالباب عقل والے

اصحاب الجنة جنت والے

على سائر المسلمين تمام مسلمانوں پر

فائدہ نمبر ۴: کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کا ترجمہ مضاف سے شروع کرینگے مثلاً **کل**

جیسے کہا جائے **کل نفس** ہر نفس

تین سے لے کر دس تک عدد اپنی تمیز کی طرف مضاف ہوتا ہے لہذا ترجمہ مضاف سے شروع کرینگے جیسے

ثلثة ايام تین دن

فائدہ نمبر ۵ : لفظ **یوم** بھی مضاف واقع ہوتا ہے اور کبھی اس کا مضاف الیہ جملہ واقع ہوتا ہے جیسے **یوم ینفع الصدقین۔ یومئذ**

فائدہ نمبر ۶ : کبھی صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہوتی ہے

بکریم خطابہ اي **الخطاب الکریم**

اور کبھی موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہوتی ہے

بروح القدس یعنی ایسی روح جو پاکیزہ ہے

فائدہ نمبر ۷ : اگر مضاف مضاف الیہ اور موصوف صفت کی علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے

تو وہاں ترجمہ کرکہ دیکھا جائیگا کہ مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ ٹھیک ہے یا موصوف صفت والا۔ اگر مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ ٹھیک ہے تو مضاف مضاف الیہ بنایا جائیگا ورنہ موصوف صفت مانا جائیگا۔ مثال:

صیغۃ مرفوع منفصل مرفوع منفصل کا صیغہ اب صیغہ مرفوع کے درمیان مضاف مضاف الیہ کا ترجمہ ٹھیک ہے تو اسکو مضاف مضاف الیہ بنالیں اور مرفوع منفصل کے درمیان موصوف صفت والا ترجمہ ٹھیک ہے تو اسکو موصوف صفت بنایا جائے۔ مثال:

لَومَۃَ لائِم

یہاں بھی لبظاہر کوئی علامت نہیں لیکن مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ ٹھیک ہے یعنی ملامت کرنے والے کی ملامت اسلیئے اس کو مضاف اور مضاف الیہ بنائیں گے۔

فائدہ نمبر۸: کبھی مضاف الیہ کو حذف کرکے اس کے عوض الف لام لاتے ہیں جیسے

ومن خواصه دخول اللام أي لام التعريف

کبھی مضاف الیہ کے عوض مضاف کے آخر میں تنوین لاتے ہیں جیسے **یومئذ** اور کبھی مضاف الیہ کو حذف کرکے مضاف کو مبنی بر ضمہ کر دیتے ہیں جیسے **لله الامر من قبل و من بعد** جبکہ اصل عبارت یوں ہے **من قبل کل شيءٍ و من بعد کل شيءٍ**

فائدہ نمبر۹: لفظ **نحو** جب مثال کے مقام میں استعمال ہو تو ماقبل مبتداء **مثاله۔** **مثالها** کیلئے خبر بنتا ہے اور مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

فاجتنبوا الرجس من الأوثان

منجانب

العلوم الدینیه اکیڈمی

حافظ محمد عباس قادری

03154596865



جملہ اسمیہ کی علامات

جملہ اسمیہ کی علامات دو قسم پر ہیں: ۱۔ علامات عامہ ۲۔ علامات خاصّہ

علامات عامہ: جملہ اسمیہ کی علامات چار ہیں:

۱۔ جس سے بات شروع ہو وہ مبتداء ہے اور جس پر بات تام ہو وہ خبر ہے جیسے **الذین یؤمنون بالغیب** سے بات شروع ہے جو کہ مبتداء ہے اور **اولئك علی هدی ۔۔۔الخ** پر بات تام ہے جو خبر ہے۔

۲۔ جس کے بارے میں بات کی جا رہی ہو وہ مبتداء ہے اور جو بات ہو رہی ہو وہ خبر ہے جیسے **المدرسة طویلة** اس مثال کے اندر **المدرسة** مبتداء ہے کہ اسکے بارے میں طوالت والی بات ہو رہی ہے اور **طویلة** اسکے لئے خبر ہے جو کہ بات ہے۔

۳۔ مبتداء اکثر ذات اور خبر ذات مع الوصف ہوتی ہے جیسے **زید قائم** میں زیدٌ ذات ہے جو مبتداء ہے اور قائمٌ خبر ہے جو ذات مع الوصف ہے۔

۴۔ مبتداء کے اردو ترجمہ میں سکون آتا ہے اور خبر کے اردو ترجمہ میں "ہے۔ نہیں۔ ہیں۔ ہوں۔ تھا" وغیرہ جیسے الفاظ آتے ہیں۔

- **زید قائم** زید کھڑا ہے
- **ما زید بقائم** زید کھڑا نہیں ہے
- **کان زید قائما** زید کھڑا تھا
- **هم قائمون** وہ کھڑے ہیں

علامات خاصہ : جملہ اسمیہ کی علامات خاصہ بائیس ۲۲ ہیں:

۱۔ ابتداء کلام میں ضمیر مرفوع منفصل آجائے تو مبتداء بنے گا لیکن اسکی شرط یہ ہے کہ اسکے بعد واؤ نہ ہو۔ اگر واؤ ہوگا تو ماقبل کے لئے تاکید بنے گی جیسے (**اسکن انت و زوجك** اتفاقی مثال)

هم المفلحون یہاں **هم** ضمیر مرفوع منفصل مبتداء ہے اور **المفلحون** اسکی خبر ہے۔

۲۔ ابتداء میں معرف باللام آجائے اسکے بعد نکرہ یا فعل یا جار مجرور آجائے

القرآن حجة اس مثال میں القرآن معرف باللام مبتداء ہے اور حجة نکرہ اسکے لئے خبر ہے۔

البيع ينعقد اس مثال میں البیع معرف باللام مبتداء ہے اور ینعقد فعل با فاعل اسکے لئے خبر ہے۔

الحمد لله اس میں الحمد معرف باللام مبتداء اور لله جار مجرور ثابتٌ کے ساتھ متعلق ہو کر اسکے لئے خبر ہے۔

۳ کوئی اسم مضاف ہو معرف باللام کی طرف اسکے بعد نکرہ یا فعل یا جار مجرور آ جائے

حب الدنیا رأس کل خطیئة

اس مثال میں حب الدنیا مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء جبکہ رأس کل خطیئۃ نکرہ اسکے لئے خبر ہے۔

عبد الله يبيع کے اندر عبد اللہ مبتداء ہے جبکہ یبیع فعل فاعل مل کر اسکے لئے خبر ہے۔

عبد الله في الدار اس مثال میں عبد اللہ مبتداء اور في الدار جار مجرور اپنے متعلق سے مل کر اسکے لئے خبر ہے۔

۴ اسم اشارہ کے بعد غیر معرف باللام یا فعل یا جار مجرور آ جائے جیسے **هذا رجل۔ هذا ثبت۔ هذا في الدار**

ان تینوں مثالوں میں هذا اسم اشارہ مبتداء ہے اور مابعد جو کہ غیر معرف باللام، فعل اور جار مجرور ہیں اسکے لئے خبر ہیں۔

۵ عَلَم کے بعد نکرہ، فعل یا جار مجرور آ جائے جیسے،

زيد قائم۔ زيد ثبت۔ زيد في الدار ان تینوں مثالوں میں زید عَلَم مبتداء اور مابعد غیر معرف باللام، فعل اور جار مجرور اسکے لئے خبر ہیں۔

۶ حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ جب **ما كافه** لاحق ہو اور اسکے بعد اسم مرفوع ہو **انما الهكم اله واحد** اس مثال میں الھکم مبتداء ہے اور الہ واحد موصوف صفت مل کر اسکے لئے خبر ہے۔

٧ چند اسماء ایسے ہیں جب ان کے بعد اسم مرفوع آ جائے تو وہ مبتداء بنتے ہیں:

اذما۔ اذا ما۔ حیثما۔ بین۔ بینما
کیف۔ متی۔ مهما۔ این۔ اینما

جیسے مثال کے طور پر،

بینما نحن نتکلم میں نحن مبتداء اور نتکلم جملہ فعلیہ اسکی خبر ہے۔

٨ لفظ بول کر لفظ مراد ہو جیسے **ضَرَبَ فعلٌ ماضي أي هذا اللفظُ فعل ماض**

اس مثال میں **ضرب** جس سے لفظ مراد ہے مبتداء ہے اور فعل ماضي موصوف صفت اسکے لئے خبر ہے۔

٩ افعال مدح و ذم کے فاعل کے بعد جب کوئی اسم مرفوع آ جائے تو یہ مبتداء محذوف کے لئے خبر بنے گا جیسے **نعم الرجلُ زيدٌ**

اس مثال میں زیدٌ خبر ہے هو مبتداء محذوف کے لئے۔

١٠ جملہ ابتداء میں آ جائے اور اس پر حروف مصدریہ **اَنْ۔ اَنَّ۔ ما۔ کيْ۔ لَوْ** میں سے کوئی حرف داخل ہو اور اسکے بعد اسم مرفوع آ جائے جیسے **أن تصوموا خير لكم** اس مثال میں **ان تصوموا** کو **صیامکم** کی تاویل میں کرکہ مبتداء کہا جائے گا جبکہ **خير لكم** اسکے لئے خبر ہے۔

حافظ محمد عباس قادری

۱۱ معرف اور تعریف جہاں بھی آ جائے تو معرف ہمیشہ مبتداء اور تعریف اسکے لئے خبر بنے گی جیسے،

الكلمة لفظ وُضِعَ ... الخ

اس مثال کے اندر **الكلمة** مبتداء ہے اور **لفظ وضع ... الخ** اسکے لئے خبر ہے۔

۱۲ لفظ **نحو۔ کاف مثلية** یہ جہاں بھی آ جائیں تو وہ مبتداء محذوف کے لئے خبر بنیں گے جیسے،

نحو زيد أي مثالُهُ نحوُ زيدٍ

اس مثال میں،

مثاله مبتداء اور **نحو زيد** خبر ہے۔

كالسّمك أي مثاله كالسّمك

یہاں **مثاله** مبتداء اور **كالسّمك** جار مجرور ثابتٌ سے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر اسکے لئے خبر ہے۔

۱۳ لفظ **سوآء** جہاں بھی آ جائے یہ خبر مقدم اور مابعد جملہ بتاویل مصدر اسکے لئے مبتداء موخر بنے گا۔

سوآء عليهم ءَ انذرتهم

اس مثال میں **سوآء عليهم** خبر مقدم ہے اور مابعد بتاویل مصدر ہو کر **انذارك** مبتداء موخر بنے گا۔

۱۴ لفظ **أمّا** جب اسم مرفوع پر داخل ہو اور اسکے بعد **فاء** آجائے تو یہ اسم مرفوع مبتداء بنے گا جیسے،

امّا المقدمةُ ففي المَبادي

اس مثال میں **المقدمة** مبتداء ہے اور **في المبادي** جار مجرور ثابتٌ سے متعلق ہوکر شبہ جملہ ہوکر اسکے لیئے خبر بنے گا

۱۵ جار مجرور کے بعد نکرہ یا اسم موصول آجائے تو یہ خبر مقدم اور ما بعد اسکے لیئے مبتداء مؤخر بنے گا جیسے،

في الدار رجلٌ اس مثال میں **في الدار** جار مجرور ثابتٌ سے متعلق ہوکر خبر مقدم اور **رجل** نکرہ مبتداء مؤخر ہوگا۔

له ما في السمٰوٰت یہاں **له** جار مجرور ثابتٌ سے مل کر خبر مقدم، **مَا** موصولہ ہے **في السمٰوٰت** جار مجرور ثَبَتَ فعل سے متعلق ہوا، ثَبَتَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا، موصول صلہ مل کر مبتداء مؤخر ہے۔

۱۶ **مَانافية** کے بعد دو یا تین جار مجرور آجائیں لیکن شرط یہ ہے کہ ان میں سے ایک **مِنْ** کے ساتھ مستعمل ہو جیسے،

ما لهم من نٰصرين ۔ ما لهم من الله من واق

پہلی مثال میں مَا نافیہ ہے لھم جار مجرور ثابتٌ سے متعلق ہو کر خبر مقدم اور مِن زائدہ ہے جبکہ نصرین مبتداء ہے جو تقدیرًا مرفوع ہے۔ دوسری مثال کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

17 حروف مشبہ بالفعل یا لائے نفی جنس یا مَا و لَا مشابہ بلیسَ جب کسی اسم پر داخل ہوں تو وہ ان حروف کے لئیے اسم بنے گا جو کہ اصل میں مبتداء ہوتا ہے اور مابعد اسکے لئیے خبر بنے گی جیسے،

اِنّ اللہ غفورٌ رحیم

اِنّ حروف مشبہ بالفعل، **الله** اسم جلالت شریف اِنَّ کے لئیے اسم ہوا جو کہ اصل میں مبتداء تھا **غفور** خبر اول **رحیم** خبر ثانی۔ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَا زیدٌ قائما

اس مثال میں **مَا** مشابہ بلیسَ ہے **زید** اسکے لئیے اسم ہے جو کہ اصل میں مبتداء تھا **قائما** اسکے لئیے خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لا ریبَ فیہ

لَا لائے نفی جنس ہے **ریب** اسکے لئیے اسم ہے جو کہ اصل میں مبتداء تھا **فیہ** جار مجرور موجودٌ سے متعلق ہو کر اسکے لئیے خبر ہے۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۱۸ مَا۔ اِلَّا ان کے درمیان جب کوئی اسم مرفوع واقع ہو تو مبتداء
بنے گا جیسے،

ما محمد الا رسول

یہاں **محمد** مبتداء اور **رسول** اسکے لئے خبر ہے۔

۱۹ اِنْ۔ اِلَّا کے درمیان جب کوئی اسم مرفوع آ جائے تو مبتداء
بنے گا جیسے،

اِن امهتهم اِلَّا الّٰئِىْ ولدنهم

اس مثال میں **امهتهم** مبتداء ہے اور **الّٰئی** اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر
اسکے لئے خبر ہے۔

اِنْ۔ لَمَّا (بمعنی اِلَّا) ان کے درمیان کوئی اسم مرفوع واقع ہو جیسے،

ان کل لما جميع

۲۰ مَنْ شرطية جب فعل لازم یا فعل متعدی پر داخل
ہو بشرطیکہ فعل متعدی کا مفعول مذکور ہو تو مَن شرطیہ مبتداء بنے گا

من عمل صالحا فلنفسه

مَن شرطیہ مبتداء اور **عمل صالحا** فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر
مبتداء کے لئے خبر بنے گا۔

۲۱ فاء جزائیة جب اسم مرفوع پر داخل ہو تو یہ مبتداء بنے گا

من صلی قائما فهو علی اصله

اس مثال میں **هو** ضمیر مبتداء اور **علی اصله** ثابتٌ سے متعلق ہو کر خبر ہے۔

۲۲ جہاں مَن۔مَا استفهامية آ جائے تو یہ مبتداء بنتے ہیں۔

مَن ابوكَ ۔ مَا اضربه

اس مثال میں مَنْ۔مَا مبتداء ہیں اور ان کا ما بعد خبر ہے۔



نحو کے ترکیبی قوائد



العلوم الدینیہ اکیڈمی

۱ نکرہ کے بعد معرفہ آجائے تو نکرہ کو مضاف اور معرفہ کو مضاف الیہ بناتے ہیں جیسے **ولدُ زیدٍ**

۲ نکرہ کے بعد جملہ آجائے تو نکرہ کو موصوف اور جملے کو صفت بناتے ہیں جیسے **جاء رجلٌ یقرءُ کتاباً**

۳ معرفہ کے بعد جملہ آجائے تو معرفہ کو مبتداء اور جملہ کو خبر بناتے ہیں جیسے **هي تدخل علی المبتداءِ والخبرِ**

۴ اگر دو نکرہ اکٹھے آجائیں تو پہلے نکرہ کو موصوف اور دوسرے کو صفت بناتے ہیں جیسے **رجلٌ عالمٌ**

۵ اگر دو معرفہ اکٹھے آجائیں تو دیکھا جائیگا مفہوم مکمل ہو رہا ہے کہ نہیں۔ اگر مفہوم مکمل ہو رہا ہے تو مبتداء خبر والی ترکیب ہو گی اور اگر مفہوم مکمل نہ ہو رہا ہو تو موصوف صفت والی ترکیب ہو گی جیسے، **زیدٌ القائمُ ۔ النوعُ الاولُ**

۶ معرفہ کے بعد نکرہ آجائے تو معرفہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بناتے ہیں جیسے، **اللهُ ربٌّ**

۷ ضمیر منفصل کلام کے شروع میں آ جائے تو اسکی مختلف ترکیبیں ہوتی ہیں:

۱۔ کبھی ضمیر منفصل مبتداء بنتی ہے

هي تدخل على المبتدا، والخبر

۲۔ اگر ضمیر منفصل کلام کے بعد ہو تو کبھی خبر بنتی ہے

زيدٌ هو

۳۔ کبھی مفعول بنتی ہے **اياك نعبد**

۴۔ ضمیر متصل کبھی فاعل بنتی ہے **ضربتُ**

۵۔ کبھی نائب الفاعل بنتی ہے **اُكرِمَهٗ**

۶۔ کبھی حرف جر کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے **به**

۷۔ کبھی مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے

اني كنتُ بمالي

۸ اسم اشارہ کے بعد معرف باللام آ جائے تو وہاں تین ترکیبیں ہونگی:

۱۔ اسم اشارہ کو موصوف اور معرف باللام کو صفت بناتے ہیں

هذا القلمُ

۲۔ اسم اشارہ کو مبدل منہ اور معرف باللام کو بدل بناتے ہیں

هذا مبدل منہ **القلم** بدل

۸. اسم اشارہ کو مبتداء اور معرف باللام کو خبر بناتے ہیں جیسے،
هذا مبتداء **القلم** خبر

۹ اسم اشارہ کے بعد نکرہ آ جائے تو اسم اشارہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بناتے ہیں جیسے،
هذا رجل

۱۰ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر کبھی فاعل بنتا ہے جیسے
بلغني أنّ زيدا عالمٌ

کبھی مبتداء، کبھی خبر کبھی مضاف الیہ مجرور بنتا ہے۔

۱۱ ظرف اور جار مجرور اپنے متعلق محذوف کے اعتبار سے خبر، صفت اور حال بنتے ہیں جیسے
السماء فوقنا۔ زيد على السقف۔ رايت نهرا تحت الشجرة۔ رايت كوكبا في السماء

۱۲ فعل مدح و ذم آجائیں تو وہاں دو ترکیبیں ہونگی:

۱. فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور مخصوص بمدح کو مبتداء مؤخر بنائیں گے تو خبر مقدم اور مبتداء مؤخر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بن جاتا ہے
نِعمَ الرجلُ زيدٌ

۲. فعل مدح یا فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا اور مخصوص بمدح کو خبر بنایا جائے اور اس میں هو ضمیر محذوف کو مبتداء مانا جائے
نعم الرجلُ (هو) زيدٌ

(13) **مَا اَفْعَلَهٗ** میں **مَا** بمعنی **أيّ شيءٍ** ہو کر مبتداء اور **اَفْعَلُ** فعل اسکے اندر ھو ضمیر فاعل **ہٗ** مفعول بہ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا اور خبر بنا، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَفْعِلْ بِہٖ لفظًا تو امر کا صیغہ ہے لیکن معنًی ماضی کا ہے۔ **اَفْعِل** فعل **باء** زائدہ **ھاء** ضمیر اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(14) معرفہ کے بعد جار مجرور اور اسماء ظرف آجائے تو اپنے متعلق محذوف کے اعتبار سے خبر بنتے ہیں

الطائر تحت الشجرة

(15) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنتا ہے

كان بكرٌ عالمًا

(16) فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ انشائیہ بنتا ہے

كاد زيدٌ يجيءُ

(17) اسم فعل اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے

هيهات خالدٌ

(18) شبہ فعل (اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل) ہمیشہ اسکے مرفوع (ضمیر مستقر یا اسم ظاہر) کے ساتھ ملا کر ترکیب میں لیتے ہیں۔

ما قائم زيد قياما ۔ أ منصورٌ زيد نُصرا

۱۹ لقب کے بعد علَم آ جائے تو لقب کو مبدل منہ اور علَم کو بدل بنائیں گے۔
اگر علَم کے بعد لفظ **ابن** آ جائے جو دوسرے علَم کی طرف مضاف ہو اور بعد میں اسم منسوب ہو تو لفظ ابن اور اسم منسوب دونوں پہلے والے علَم کی صفت بنتے ہیں اور یہ موصوف صفت مل کر بدل بن جاتا ہے۔

الفقه الشيخ عبد القاهر بن عبد الرحمن

۲۰ لفظ **ابن** ماقبل کے لئے صفت اور مابعد کے لئے مضاف واقع ہوتا ہے

ابن بكر

۲۱ چند نکرہ اکھٹے آ جائیں اور ان کے بعد معرفہ آ جائے تو نکرات کو باہم مضاف مضاف الیہ بناتے ہیں اور آخر میں معرفہ کو مضاف الیہ بناتے ہیں

غلامُ ولدِ زيدٍ

۲۲ اسم متعدد کے بعد تفصیل آ جائے تو وہاں تین ترکیبیں ہونگی:

۱. اسم متعدد کو مبدل منہ بنائیں اور تفصیل کو معطوف علیہ معطوف بنا کر بدل بنائیں گے **نظرتُ الى الرجلين زيدٍ وبكرٍ**

۲. تفصیل میں سے ہر ایک کو احدھا، ثانیھا، ثالثھا... کی خبر بنا کر مرفوع پڑھیں گے

.... احدها زيدٌ ، ثانيها بكرٌ

۳. تفصیل میں سے ہر ایک کو أعني فعل محذوف کا مفعول بنائیں

... أعني زيدا وبكرا

۲۳ **نَحوُ۔ مِثلُ۔ مِثالُ** یہ مثال دینے کے لئے آتے ہیں تو ان کو مضاف اور ما بعد جملہ کو مراد اللفظ بنا کر مضاف الیہ بناتے ہیں۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر **مثالُہٗ** مبتداء محذوف کی خبر بنتے ہیں۔

نحوُ (غلامُ زیدٍ)

۲۴ کوئی لفظ ایک حرف پر مشتمل ہو تو اسکا نام تعبیر کریں ورنہ اسکا نام بولیں گے

ما نصرتُہ

۲۵ اسم استفہام بالشرط سے پہلے حرف جار اور مضاف ہو تو یہ اسم استفہام اور شرط مجرور ہونگے

غلامُ مَن جاءَ۔ لِمَنْ تمُرُّ امُرُّ

۲۶ اسم استفہام کے بعد نکرہ ہو تو اسم استفہام کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بناتے ہیں

مَن صدیقُ لك

۲۷ اسم استفہام کے بعد معرفہ آجائے تو اسم استفہام کو خبر مقدم اور معرفہ کو مبتداء مؤخر بناتے ہیں

مَن بکرٌ

۲۸ اسم استفہام یا اسم شرط کے بعد فعل لازم ہو تو اسم استفہام یا اسم شرط مبتداء بنتے ہیں

مَن قامَ۔ مَنْ یقم اقم معه

۲۹ اسم استفہام اور اسم شرط کے بعد فعل متعدی اور اس پر واقع ہونے والا مفعول بہ بنے گا.

اَيَّ قلم تشتري

۳۰ اسم استفہام یا اسم شرط کے بعد فعل متعدی ہو وہ فعل متعدی اسکی ضمیر یا اسکے متعلق پر واقع ہو تو دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں:

۱. مَن رایتہ ۲. مَن رأیت اخاہ

۳۱ مبتداء اور خبر کے درمیان اگر جار مجرور آجائے تو وہاں ذوالحال حال والی ترکیب ہوگی

انّ العوامل فی النحو مائۃ عوامل

۳۲ تین سے لیکر دس تک اسم عدد مضاف ہو گا

ثلاثۃ رجال

۳۳ ان سات اوزان میں سے جو اسم ہو گا وہ غیر منصرف ہو گا

فعالل۔ فعالیل۔ مفاعل۔ مفاعیل۔ افاعل۔ فواعل۔ فعائل

۳۴ پانچ مقامات پر تنوین نہیں آتی:

۱. معرف باللام ۲. مبنی ۳. مضاف ۴. غیر منصرف

۵. وہ علم جو موصوف ہو اور اسکی صفت 'ابن' یا 'ابنۃ' ہو اور یہ کسی اور علم کی طرف مضاف ہو تو پہلے علم پر تنوین نہیں آتی۔ یہ جوازی صورت ہے تنوین لائی جائے یا نہ لائی جائے۔

۳۵ کبھی عبارت کے اندر **ایضًا** کا لفظ آجاتا ہے۔ اسکی ترکیب کا طریقہ یہ ہے کہ آضَ فعل محذوف کا مفعول مطلق بنائیں

آضَ ایضًا

۳۶ مفسَّر اگر جملہ ہو تو تفسیر بھی جملہ ہوگی۔ مفسَّر اگر مفرد ہو تو تفسیر بھی مفرد ہوگی۔

۳۷ عبارت کے اندر **حقیقةً۔ مجازًا۔ لفظیةً** آجاتے ہیں تو یہ **تمییز** واقع ہوتے ہیں۔

۳۸ **حیثُ۔ خدّام۔ فوق۔ بعدُ** دیکھا جائیگا کہ یہ مضاف ہیں یا نہیں۔ اگر یہ مضاف ہیں تو **معرب** ہوں گے۔ اگر مضاف نہیں تو دیکھیں گے کہ ان کا مضاف الیہ عبارت میں ہے یا نہیں۔ اگر عبارت میں ہو تو معرب اور مضاف الیہ عبارت میں نہ ہو تو دیکھا جائیگا مضاف الیہ نیت میں ہے یا نہیں۔ اگر نیت میں ہو تو معرب اور نیت میں نہ ہو تو مبنی۔

۳۹ **رُبَّ** جار کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوتا ہے بشرطیکہ وہ واؤ کے معنی میں نہ ہو۔

۴۰ اگر عبارت کے اندر **اِمَّا** اکیلا آجائے تو یہ عاطفہ ہوگا۔ اور اگر اِمّا کے بعد پھر اِمّا آجائے تو اسے **ترخیمیة** کہا جائیگا

۴۱ یاء حرف نداء کے بعد ایسا اسم آئے جو آگے مضاف واقع ہو تو اس وقت یاء بمعنی اُدعُ ہوگا **یا عبد الله** اور اگر اسکے بعد والا اسم مضاف واقع نہ ہو تو یاء حرف نداء اور بعد والا اسم منادیٰ ہوگا **یا رجلُ**

۲۲ **سَمّٰی، یسمّٰی** جب نام رکھنے کے معنی میں ہو تو اسکو دو مفعول چاہیئے ہونگے اور اگر ذکر کرنے کے معنی میں ہو تو ایک مفعول ہوگا۔

۲۳ **قول** مصدر کا کوئی صیغہ آجائے تو اسے دو چیزیں درکار ہیں:
۱۔ فاعل ۲۔ مفعول۔ اسکا مفعول جملے کی صورت میں ہوگا اسے **قولًا** بھی کہتے ہیں۔ **قولہ تعالٰی** انما الھکم الہ واحد

۲۴ لفظ **تعالٰی** ہمیشہ حال واقع ہوتا ہے۔ **دائمًا۔ وحدَہٗ** ہمیشہ حال واقع ہوتے ہیں اور اس وقت یہ **مفردًا** کی تاویل میں ہوتے ہیں۔

۲۵ **فَقَطْ** کی ترکیب کا طریقہ یہ ہے کہ فاء جزئیۃ، قط اسم فعل بمعنی انتھی عن الخبر کے ہو کر جزاء۔ 'فقط' سے پہلے جو جملہ ہوگا اس میں جو فعل ہوگا اس میں صیغہ واحد مذکر حاضر نکالیں گے اور اس پر اِذَا داخل کریں گے تو یہ پورا جملہ بن کر شرط بنے گا۔
کبھی عبارت میں **کاف** مثال کے لیئے آتا ہے تو اسے جر اور اسکے بعد والے لفظ کو مجرور بنایا جاتا ہے۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوگا مثلثُ مثلاً فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔





مبتداء اور خبر کی پہچان کے قوائد

۱۔ مبتداء کی ایک سے زیادہ خبریں ہو سکتی ہیں
زیدٌ عالمٌ عاقلٌ فاضلٌ

۲۔ مبتداء اکثر معرفہ ہوتا ہے اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔

۳۔ دو معرفہ اکٹھے آجائیں تو ترجمہ کر کے دیکھیں۔ اگر مکمل مفہوم حاصل ہو رہا ہو تو آپس میں مبتداء خبر ہوں گے **ھذا زید** اور اگر نامکمل مفہوم حاصل ہو رہا ہو تو پہلے کو موصوف اور دوسرے کو صفت بنائیں گے۔ **النوع الاول**

۴۔ اگر دو اسموں میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے
ھذا شجر۔ زید عالم

۵۔ ایک اسم معرفہ ہو اس سے پہلے یا بعد میں کوئی جار مجرور یا ظرف آجائے تو اس اسم کو مبتداء اور جار مجرور یا ظرف کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنایا جائیگا **زید فی الدار۔ زید عندك**

اگر کسی اسم نکرہ سے پہلے جار مجرور ہو تب بھی یہی ترکیب ہو گی
عندي رجلٌ ۔ في الدار رجل

۶۔ پہلے نکرہ موصوفہ ہو اسکے بعد اسم نکرہ آجائے تو مرکب توصیفی کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے **رجلٌ عالمٌ قائمٌ** اس میں 'رجل' موصوف اور 'عالم' اسکی صفت ہے۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور 'قائمٌ' خبر ہے۔

اگر پہلے معرفہ بعد میں مرکب توصیفی ہو تو معرفہ مبتداء اور نکرہ موصوفہ خبر ہوگا **زیدٌ رجلٌ عالمٌ**

۷۔ پہلے مرکب اضافی ہو اسکے بعد اسم نکرہ واقع ہو تو مرکب اضافی کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے **کتابُ زیدٍ سالمٌ**

اگر پہلے معرفہ اور اسکے بعد مرکب اضافی ہو تو اب معرفہ کو مبتداء اور مرکب کو خبر بنایا جائیگا۔ اسکا برعکس بھی جائز ہے۔

۸۔ فعل مضارع کے ساتھ **اَنْ** ہو اور اسکے بعد کوئی اسم نکرہ آجائے تو فعل مضارع کو بتاویل مصدر کرکے مبتداء بنائیں گے اور اسم نکرہ کو خبر۔

أن تصوموا خيرلكم

۹۔ پہلے اسم معرفہ ہو اور اسکے بعد کوئی جملہ (اسمیہ یا فعلیہ) آجائے تو معرفہ کو مبتداء اور جملے کو خبر بنائیں گے۔ اس صورت میں جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جسکا مرجع مبتداء ہو

زید ابوہ قائمٌ - زید قامَ غلامُہ

۱۰۔ اگر اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم منسوب خبر واقع ہو رہے ہوں **زید عالمٌ - بکر موجود۔**

درج ذیل صورتوں میں یہ مطابقت ضروری نہیں رہتی :

۱. جب خبر کوئی ایسا لفظ ہو جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہو **الصلوة خير من النوم**

۲. جب خبر واقع ہونیوالی صفت صرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو

المرأة حائض ۔ هند طالق

۱۲۔ نحوُ۔ مثلُ ان میں سے کوئی لفظ آ جائے

نحو زيدٌ على السَّطْحِ ۔ مثلُ زيدٌ عالمٌ

تو اکثر انہیں ما قبل مبتداء محذوف **مثاله** کی خبر بنائیں گے اور ما بعد کے لئے مضاف

نوٹ : مثال کی ضمیر کا مرجع اس مفہوم کو بنائیں گے جسکی مثال پیش کی جارہی ہو۔ مثلاً کسی مقام پر زیدٌ عالمٌ کی مثال یہ سمجھانے کے لئے لائی گئی ہو کہ مبتداء اکثر معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے تو اب ضمیر کا مرجع بیان کرتے ہوئے کہا جائیگا : راجع ہوئے مفہوم مبتداء کا اکثر معرفہ اور خبر کا نکرہ ہونا۔

۱۳۔ اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ، اسکے بعد جار مجرور اور اسکے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو

زيد منهم طويل

تو پہلے معرفہ کو ذوالحال یا موصوف اور اسکے ما بعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کہ حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر یہ ذو الحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء اور ما بعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہونگے۔

چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً زیدٌ کو ذوالحال یا موصوف اور

منھم کو کسی کے متعلق کر کہ حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور طویل" کو خبر قرار دیں گے۔

۱۴ اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم نکرہ اسکے بعد جار مجرور اور اسکے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو

رجل منهم ضرب زيدا

تو اب صرف موصوف صفت والی ترکیب ہوگی چنانچہ نکرہ کو موصوف اور اسکے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کہ صفت بنائیں گے پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہونگے۔ مذکورہ مثال میں رجل" کو موصوف اور منھم کو کسی کے متعلق کر کہ صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور ضرب زیدا کو خبر قرار دینگے۔

۱۵ فنی کتب میں موجود اسباق کے عنوانات کی عموما دو ترکیبیں کی جاتی ہیں:

۱) انہیں مبتداء بنائیں اور خبر محذوف مانیں **كتاب الصيام** یہاں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو مبتداء اور ھذا اسم اشارہ کو جو کہ محذوف ہے اسے خبر بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت ہے **كتاب الصيام هذا**

۲) انہیں خبر بنائیں اور مبتداء محذوف مانیں **كتاب الحج** یہاں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو خبر اور ھذا اسم اشارہ محذوف کو مبتداء بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت ہے **هذا كتاب الحج**

۱۶ اگر صفت (اسم فاعل، اسم مفعول و صفت مشبہ وغیرہ) کے صیغے واحد مذکر سے پہلے حرف استفہام یا حرف نفی ہو اور یہ اپنے مابعد واقع اسم ظاہر کو رفع دے رہا ہو

أقائم زيدٌ - ما قائم زيد

تو ایسی صورت میں دو ترکیبیں کی جا سکتی ہیں:

1. اسم کو مبتداء مؤخر اور صیغہ صفت کو خبر مقدم بنائیں

2. صیغہ صفت کو مبتداء اور اسم کو خبر قرار دیں۔ اس دوسری صورت میں صیغہ صفت کو مبتداء کی قسم ثانی کہا جاتا ہے۔

نوٹ: مابعد واقع اسم ظاہر کو رفع دینے کی قید سے معلوم ہو گیا کہ یہاں صفت کا فقط پہلا صیغہ مراد ہے کیونکہ اسی میں ضمیر جائز الاستتار ہوتی ہے۔ چنانچہ اسکے بعد اسم ظاہر لطور فاعل آ سکتا ہے۔ اگر یہ صیغہ مابعد اسم ظاہر کو رفع نہ دے رہا ہو یعنی واحد کا صیغہ نہ ہو بلکہ تثنیہ یا جمع ہو جیسے

ما قائمان الزیدان اور **قائمان الزیدان** تو اب ترکیب کی فقط ایک ہی صورت ہو گی کہ صیغہ صفت کو خبر مقدم اور مابعد اسم کو مبتداء موخر بنائیں گے۔

17 اگر عبارت میں لفظ **مقدمہ** درج ہو اور اسکا ماقبل سے کوئی لفظی تعلق ظاہر نہ ہو تو اسے مبتداء محذوف 'ھذہ' کی خبر بنائیں گے جیسے شرح تہذیب میں ہے

القسم الاول فی المنطق مقدمة

یہاں 'القسم الاول' مبتداء اور 'في المنطق' اسکی خبر ہے۔ لفظ 'مقدمة' کا ان کے ساتھ کوئی ترکیبی تعلق نہیں، چنانچہ اس سے قبل 'ھذہ' مبتداء محذوف نکالیں گے۔

۱۸۔ اگر فعل یا حرف کے ذکر سے ان کا معنی مقصود نہ ہو بلکہ فقط لفظ مراد ہو اور ان کے بارے میں کوئی خبر دی جا رہی ہو تو انہیں مراد اللفظ کہہ کر مبتداء بنایا جائیگا اور مابعد کو خبر

لَم يَضرِبْ بمعنى ما ضرب زيد

لم یضرب ما ضرب زید کے معنی میں ہے

فِي الظرفية فِي ظرفیت کے لیئے ہے






منجانب

العلوم الدینیہ اکیڈمی

کیا آپکو ہماری العلوم الدینیہ اکیڈمی سے استفادہ حاصل ہو رہا ہے ؟

مبتداء خبر کے قوائد (حصہ دوم)

تضمن مبتداء معنی شرط کے قاعدے

چند جگہیں ایسی ہیں جہاں مبتداء شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے تو اس وقت خبر پر فاء کو داخل کیا جاتا ہے اور یہ کُل آٹھ مقامات ہیں :

۱. مبتداء اسم موصول ہو اور اسکا صلہ فعل ہو

الذي ياتيني فله درهم

۲. مبتداء اسم موصول ہو اور اسکا صلہ ظرف یا جار مجرور ہو

الذي عندي فله درهم

الذي في الدار فله درهم

۳. مبتداء کی صفت ایسا اسم موصول ہو جسکا صلہ فعل ہو

الرجل الذي ياتيني فله درهم

08. مبتداء مضاف ہو ایسے نکرہ کی طرف جسکی صفت ظرف یا جار مجرور ہو

كل غلام رجل عندي فله درهم

كل غلام رجل في الدار فله درهم

ماخذ و مراجع

- شرح الجامي، بحث تضمن مبتداء : ۸۵
- النحو الوافي : ۱/۴۴۰

تحقیق از قلم۔ حافظ محمد عباس قادری



۴. مبتداء کی صفت ایسا اسم موصول ہو جسکا صلہ ظرف یا جار مجرور ہو

الرجل الذي عندي فله درهم

الرجل الذي في الدار فله درهم

۵. مبتداء نکرہ ہو اور اسکی صفت جملہ فعلیہ ہو

كل رجل ياتيني فله درهم

۶. مبتداء نکرہ ہو اور اسکی صفت ظرف یا جار مجرور ہو

كل رجل عندي فله درهم

كل رجل في الدار فله درهم

۷. مبتداء مضاف ہو ایسے نکرہ کی طرف جسکی صفت جملہ فعلیہ ہو

كل غلام رجل ياتيني فله درهم

حافظ محمد عباس قادری

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

مبتداء خبر کے قوائد (حصہ سوم)

مبتداء کے مجرور ہونے کے قاعدے

مبتداء ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے لیکن بعض اوقات مبتداء مجرور ہوتا ہے

قاعدہ نمبر ۱ : جب مبتداء پر **مِن زائدہ** داخل ہو تو مبتداء مجرور ہو گا

ما لهم مِن نّٰصرينَ

اس مثال میں **نّٰصرین** مبتداء مجرور ہے اسلئے کہ اس پر مِن جارہ زائدہ داخل ہے۔

قاعدہ نمبر ۲ : جب مبتداء پر **باء جارہ زائدہ** داخل ہو

بِحَسبِكَ دِرهم

اس مثال میں **حسبك** مبتداء مجرور ہے کیونکہ اس پر باء جارہ زائدہ داخل ہے۔

قاعدہ نمبر ۳ : جب مبتداء پر **رُبَّ جارہ** داخل ہو

رُبَّ رجلٍ لَقيتُهُ

اس مثال میں **رجل** مبتداء مجرور ہے کیونکہ رُبَّ جارہ داخل ہے جو کہ شبیہہ بالزائد کے ہے۔

قاعدہ نمبر ۴ : جب مبتداء پر **واو رُبَّ** داخل ہو

وَشيءٍ تكرهه ينفعك

یہاں **شیء** مبتداء مجرور ہے کیونکہ اس پر واو ربَّ داخل ہے۔

ماخذ و مراجع : (جامع الدروس العربیہ ۲/۱۷۹)

حذف مبتداء کے قاعدے

بعض اوقات مبتداء محذوف ہوتا ہے اور ایسے **پندرہ مقامات** ہیں ان میں بعض حذف وجوبی اور بعض حذف جوازی مقامات ہیں:

حذف وجوبی کے مقامات

قاعدہ نمبر ۱ : مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کا مبتداء بھی محذوف ہوتا ہے

نعمَ الرجلُ زيدٌ أي هُوَ زيدٌ

اس مثال میں **ھو مبتداء محذوف** ہے اور زید اسکے لئے خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۲ :

صفت منقطعہ سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

أي هو الرحمن هو الرحيم

(حوالہ : بدر السعید صفحہ ۴۴)

قاعدہ نمبر ۳ :

خبر ایسا مصدر ہو جو اپنے فعل کا قائم مقام ہو

صبرٌ جميلٌ أنْ أصبِر صبرًا جميلا

أصبر فعل کو حذف کرکے **صبر** مصدر کو اسکا قائم مقام کرکے مرفوع کر دیا گیا تو **صبرٌ جميلٌ** ہوا۔ یہ محذوف **صبري** کے لئے خبر ہے۔ موصوف اور صفت مل کر مبتداء۔

قاعدہ نمبر ۴ :

خبر کے الفاظ سے قسم کی صراحت ہوتی ہو

دَيني ذمتي لأفعلَنَّ كذا

أي في ذمتي عهدٌ لأفعلَنَّ كذا

اس مثال میں ذمتي خبر مقدم اور عهدٌ مبتداء مؤخر محذوف ہے.

مبتداء کے حذف جوازی کے مقامات

قاعدہ نمبر ۱ : قَالَ کے مقولہ میں جب مفرد مرفوع ہو

قال اساطيرُ الاولينَ

أي هي اساطير الاولين

یہاں مبتداء محذوف ہے اور اساطیر الاولین اسکے لئے خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ قالَ کے لئے مقولہ ہے.

قاعدہ نمبر ۲ : استفہام کے جواب میں مبتداء محذوف ہوتا ہے

وما ادريك ما الحطمة نارُ اللهِ

أي هي نار الله

اس مثال میں هي مبتداء محذوف ہے اور نار الله اسکے لئے خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ جواب استفہام ہے.

قاعدہ نمبر ۳ :

شرط کی جزاء مفرد پر جب فاء داخل ہو تو عام طور پر مبتداء محذوف ہوتا ہے

من عمل صالحا فلنفسه اي فهو لنفسه

یہاں هو مبتداء محذوف ہے اور لنفسه اسکے لیئے خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ شرط کے لیئے جزاء ہے.

قاعدہ نمبر ۴ :

جب صفت ابتداء میں واقع ہو اور اسکا موصوف ذکر نہ ہو تو اس سے پہلے مبتداء محذوف ہوگا.

بديع السمٰوٰت و الارض أي هو بديع السمٰوٰت و الارض

هو مبتداء محذوف ہے اور بديع السموت و الارض اسکے لیئے خبر ہے.

قاعدہ نمبر ۵ :

اجمال کی تفصیل میں یا مقسم کی اقسام میں مبتداء محذوف ہوتا ہے

الكلمة على ثلاثة اقسام : اسم و فعل وحرف

أي احدها اسم، و ثانيها فعل و ثالثها حرف

اس میں اسم و فعل و حرف ہر ایک مبتداء محذوف کے لیئے خبر ہے.

قاعدہ نمبر ۶ : حذفِ مبتداء پر قرینہ موجود ہو

الهلال والله **أن هذا الهلال والله**

یہاں الهلال خبر ہے محذوف مبتداء هذا کے لیئے۔

قاعدہ نمبر ۷ : جب مبتداء سوال میں ذکر ہو تو جواب میں حذف ہو

کیف حالك تو جواب میں صحیح کہا جاتا ہے **اي انا صحيح** اس مثال میں صحیح جو سوال کا جواب ہے مبتداء محذوف انا کے لیئے خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۸ : کتابوں کے عنوانات میں مبتداء محذوف ہوتا ہے

كتاب الصلاة **اي هذا كتاب الصلاة**

اس مثال میں كتاب الصلاة خبر ہے مبتداء محذوف هذا کے لیئے۔

قاعدہ نمبر ۹ : لفظ **نحو۔ مثل** سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے۔

نحو قولهِ تعالیٰ **اي مثالُهٗ نحوُ قولهِ تعالیٰ**

اس مثال میں نحو قوله خبر ہے مبتداء محذوف مثاله کے لیئے۔

قاعدہ نمبر ۱۰ : کاف مثلیہ سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے

كالسمك اي مثالُهٗ كالسمك

اس مثال میں كالسمك خبر ہے مبتداء محذوف مثالُهٗ کے لئے.

قاعدہ نمبر ۱۱ : جار مجرور سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے

على هذا الحكم اي هذا على هذا الحكم

حوالہ : النحو الوافی ۱/۱۴م

تقدیم مبتداء کے قاعدے

چند جگہیں ایسی ہیں جہاں مبتداء کی تقدیم واجب ہے.

قاعدہ نمبر ۱ : مبتداء ایسا لفظ ہو جو صدارت کلام کا تقاضا کرے تو مبتداء کو مقدم کرنا واجب ہے

مَن أبُوك ؟ اس مثال میں مِن استفهامية مبتداء ہے جو صدارت کلام چاہتا ہے اور ابوك اسکے لئے خبر ہے.

قاعدہ نمبر ۲ : مبتداء اور خبر دونوں تعریف میں برابر ہوں اور مبتداء پر قرینہ بھی نہ موجود ہو تو مبتداء مقدم ہوگا

اللہ ربنا۔ محمد نبینا ان دونوں مثالوں میں مبتداء اور خبر دونوں معرفہ ہیں اور قرینہ بھی نہیں ہے اسلئے جو مقدم ہے وہ مبتداء ہے اور جو مؤخر ہے وہ خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۳ : مبتداء اور خبر دونوں تخصیص میں برابر ہوں اور مبتداء پر قرینہ موجود نہ ہو تو مبتداء مقدم ہوگا

افضل منّي افضل منكَ

اس مثال مبتداء اور خبر دونوں نے تخصیص مِنْ سے حاصل کی ہے اور مبتداء پر قرینہ بھی نہیں ہے اسلئے جو مقدم ہے وہ مبتداء ہے اور جو مؤخر ہے وہ خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۴ : خبر مبتداء کا فعل ہو تو مبتداء مقدم ہوگا **زیدٌ قامَ**
اس مثال میں زیدٌ مبتداء ہے اور قامَ فعل و فاعل مل کر خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۵ : مبتداء پر **اَمّا** داخل ہو تو مبتداء مقدم ہوگا

اَمّا زیدٌ فمُنطَلِق

زیدٌ مبتداء مقدم ہے کیونکہ اس پر أمّا داخل ہے اور فمنطلق خبر ہے

قاعدہ نمبر ۶ : جب خبر طلب ہو تو مبتداء مقدم ہوگا

زیدٌ اِضرِبْهُ

اس میں زیدٌ مبتداء مقدم ہے اور اضربہ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر پورا جملہ ہو کر اسکے لئے خبر ہے۔ **یہ اس مذہب کے مطابق ہے جو انشاء کا حمل خبر پر جائز قرار دیتے ہیں۔**

قاعدہ نمبر ۷ : مبتداء مقام دعا میں ہو تو مقدم ہوگا۔

سلامٌ علیك۔ ویلٌ للمطففین

ان دونوں مثالوں میں سلامٌ اور ویلٌ دونوں مقام دعا میں ہیں اور مبتداء مقدم ہیں اور ان کا مابعد ان کی خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۸ : جب خبر پر فاء داخل ہو

الذي یاتیني فله درهم

اس میں فله درهم خبر ہے اور اس پر فاء داخل ہے اور الذي یاتیني موصول صلہ مل کر مبتداء مقدم ہے۔

قاعدہ نمبر ۹ : مبتداء جب کَمْ خبریہ ہو

کم من قریة اهلکنها

کَم خبریہ مبتداء مقدم ہے

قاعدہ نمبر ۱۰ : جب مبتداء بواسطہ إِلَّا ۔ إِنَّمَا خبر میں محصود ہو

وما محمد إِلَّا رسول

حوالہ جات

- حاشية الصبان اج اص : ۳۳۱
- جامع الدروس : ۱۸۸/۲
- موسوعة : ۱۰۵
- النحو الوافي : ۴۴۸/۱

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں جزاکم اللہ

حافظ محمد عباس قادری

فائدہ: چھ چیزیں صدارت کلام کا تقاضا کرتی ہیں جو درج ذیل شعر میں مذکور ہیں:

شش چیز بود مقتضی صدر کلام
شرط و قسم و تعجب و استفہام
در طبع فصیحان شد این نظم تمام
نفی آمد لام ابتداء گشت این تمام

- شرط کی مثال مَن یُکرِمُنِي أَکرِمُهُ
- قسم کی مثال لَعَمرُكَ لأفعَلَنَّ كذا
- تعجب کی مثال مَا اَحسَنَ زیدًا
- استفہام کی مثال مَن البوكَ
- نفی کی مثال لا زیدٌ عندي ولاَ عمرٌو
- لام ابتداء کی مثال لَزیدٌ قائمٌ

(بشیر الناجیہ ۱۰۴)

شرح جامی: ۸۳، حاشیہ ۱۴ میں تین چیزیں اور بھی مذکور ہیں جو صدارت کلام کا تقاضا کرتی ہیں ۔

تمني ليت زيدا حاضر

ترجي لعل عمرا غائب

ضمير شان قل هو الله احد

مبتداء کی تعریف کا قاعدہ

مبتداء میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اسلئے کہ مبتداء محکوم علیہ ہوتا ہے یعنی اس پر حکم لگایا جاتا ہے اور جس پر حکم لگایا جاتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے سے معلوم ہو لیکن کبھی نکرہ بھی مبتداء بنتا ہے :

جب نکرہ مبتداء واقع ہو تو اس میں امام سیبویہ اور متقدمین اور متاخرین کا اختلاف ہے ۔

اختلاف امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ اور متقدمین حضرات فرماتے ہیں :

نکرہ جب فائدہ دیتا ہو تو بغیر کسی شرط کے مبتداء بن سکتا ہے اسلئے کہ مبتداء کا دار و مدار فائدہ دینے پر ہے لہٰذا نکرہ جب فائدہ دیتا ہو تو بغیر کسی شرط کے مبتداء بنے گا

كوكبٌ انقضّ الساعة

متاخرین نے فرماتے ہیں: نکرہ اس وقت مبتدا بنے گا جب نکرہ کسی ایک چیز سے تخصیص حاصل کی ہو کیونکہ مبتدا کو فائدہ دینا ہر کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔
تخصیص کی چیزیں درج ذیل ہیں۔

1. تخصیص صفت سے حاصل کی ہو پھر صفت چاہے مذکور ہو

لَعبدٌ مومنٌ خیرٌ من مشرك

چاہے صفت مقدر ہو

شرٌّ اهرَّ ذا ناب أي شرٌّ عظيمٌ اهرَّ ذا ناب

اور چاہے صفت معنوی ہو

شُوَيعرٌ انشدنا أي شاعرٌ صغيرٌ أنشدنا

لأن التصغير يتضمن معنى الوصف

2. تخصیص علم متکلم سے حاصل کی ہو

أ رجلٌ في الدار ام امرأة

3. تخصیص تقدیم خبر سے حاصل کی ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو

فوقَ كلِّ ذي علمٍ عليمٌ اور في الدار رجل

4. تخصیص حاصل ہو نسبت الی المتکلم سے

سلامٌ عليك أن سلَّمتُ سلامًا عليكَ

۵. جب مبتداء کے لئے خبر خرق عادت ثابت ہو
بقرۃ تتکلم

۶. جب مبتداء نکرہ ہو اور اذا مفاجاتیہ، لولا، حرف نفی اور حرف استفہام کے بعد واقع ہو

اذا مفاجاتية : غادرتُ البيتَ فاذا مَطَر

لَولاَ : لولا صبر و ايمان لقتل الحزين نفسَهٗ

نفي : ما احدٌ خيرٌ منك

استفهام : ءِ اله مع الله

۷. جب نکرہ مضاف ہو نکرہ کی طرف
خمسُ صلاتٍ كتبهنَّ اللهُ

۸. جب نکرہ پر لام ابتدائیہ داخل ہو
لَرجلٌ قائمٌ

۹. جب نکرہ جملہ حالیہ کی ابتداء میں واقع ہو
سرينا و نجم قد اضاء

۱۰. جب نکرہ جواب استفہام میں واقع ہو
مَنْ عندك کے جواب میں رجلٌ اي رجلٌ عندي

۰۱۱ جب اسماء مبہمہ مبتداء واقع ہوں۔ اسماء مبہمہ سے مراد
اسماء شرطیہ۔ اسماء استفہام۔ ما تعجبیہ۔ کم خبریہ ہیں

اسماء شرطیہ من عمل صالحا فلنفسه

استفہام من ابوك

ما تعجبیہ ما احسن زیدا

کم خبریہ کم من قریة اهلکنها

۰۱۲ نکرہ جب عامل ہو
امرٌ بمعروفٍ صدقة"
یہاں بمعروف متعلق ہے امرٌ جو کہ نکرہ ہے یعنی امر
اس میں عامل ہے۔

۰۱۳ نکرہ دعائے خیر یا شر کے مقام میں ہو

سلٰم علی ال یاسین اور ویل للمطففین

۰۱۴ نکرہ سے مقصود تنویع ہو یعنی تفصیل و تقسیم کرنا مقصود ہو

الناس رجلان، رجل اکرمته و رجل امنته

۱۵۔ جب نکرہ کا معرفہ پر یا معرفہ کا نکرہ پر عطف ہو
خالد و رجل یعلمان النحوَ

۱۶۔ جب نکرہ کا نکرہ موصوفہ پر یا نکرہ موصوفہ کا نکرہ پر عطف ہو
قول معروف و مغفرة خیر من صدقة یتبعها أذیٰ

۱۷۔ نکرہ سے حقیقتاً جنس مقصود ہو نہ کہ فرد
تمرة خیر من جرادة

۱۸۔ مبتداء نکرہ عامہ ہو کل یموت

حوالہ جات

شرح ابن عقیل : 216 / 1

شرح جامی بحث تضمن مبتداء ۸۵

النحو الوافی : ۲۴۰/۱

منجانب : العلوم الدینیہ اکیڈمی

مبتداء خبر کے متعلق

حصہ چہارم

حذف خبر کے قاعدے

چند جگہیں ایسی ہیں جہاں خبر کو حذف کیا جاتا ہے

1. جب لَولَا۔ لَومَا مبتداء پر داخل ہو تو مبتداء کی خبر وجوبًا حذف ہوگی

لولا عليّ لهلك عمر أي لولا عليّ موجود

لیکن یہاں خبر تب محذوف ہوگی جب افعال عامہ میں سے ہو۔ اگر افعال خاصہ میں سے ہے تو پھر حذف واجب نہیں ہوگا

ولولا الشعرُ بالعلماء يُزري
لكنتُ اليومَ اشعرَ من لبيد

2. جب مبتداء مصدر حقیقی یا تاویلی ہو، منسوب ہو فاعل یا مفعول یا دونوں کی طرف اور اسکے بعد حال قائم ہو فاعل سے یا مفعول سے یا دونوں سے تو مبتداء کی خبر وجوبًا حذف ہوگی

ضربي زيدا قائما أي ضربي زيدا حاصل قائما

٣. جب مبتداء مقسم بہ ہو اور خبر قسم ہو تو خبر کا حذف کرنا واجب ہے

لَعمرُكَ لأفعلنَّ كذا

٤. جب مبتداء کی خبر مقارنت کے معنی پر مشتمل ہو اور مبتداء پر کسی اسم کا عطف ہو واو بمعنی مَعَ کے ذریعے تو مبتداء کی خبر کو حذف کرنا واجب ہے

كل رجل وَضيعتُهُ أي كل رجل مقرون مع ضيعتِهِ

٥. جب إذَا مفاجاتیہ کے بعد اسم مبتداء واقع ہو تو اسکی خبر کو حذف کرنا جائز ہے.

خرجتُ فاذا السبع أي فاذا السبع حاضرٌ

٦. سوال کے جواب میں خبر کا حذف کرنا جائز ہے

مَن في المدرسة؟ زيدٌ اي زيد في المدرسة

حوالہ جات

النحو الوافی: ٤٣٣/١ ـ شرح جامی: ٨٨

جامع الدروس: ج: ٢ ص: ١٨٤

تقدیم خبر کے قاعدے

چند جگہیں ایسی ہیں جہاں مبتداء کی خبر کو مقدم کرنا واجب ہے۔ یہ دس مقامات ہیں۔

۱۔ خبر ایسا لفظ ہو جو صدارت کلام کا تقاضا کرتا ہو
اين ابوك

۲۔ خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتداء نکرہ ہو
في الدار رجل ، عندي رجل

۳۔ مبتداء میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف راجع ہو
في الدار صاحبُها

۴۔ مبتداء جملہ واقع ہو اور اس پر أَنَّ داخل ہو
عندي انك قائم

۵۔ خبر مبتداء میں محصور ہو
ما خالق الا الله

۶۔ مبتداء پر فاء جزائیہ داخل ہو
امّا عندك فزيدٌ

۷۔ خبر ایسی ہو کہ اگر اسکو مقدم نہ کیا جائے تو مقصود کے اندر خلل واقع ہوتا ہو

لله درك

اب یہاں مقصود تعجب ہے اگر خبر کو مقدم نہ کیا جائے تو مقصود یعنی تعجب فوت ہو جائیگا۔

۸۔ خبر اسم اشارہ مکانی ہو

ثَمَّ زیدٌ

۹۔ 'کَم' خبر واقع ہو

کم درهم مالِي

۱۰۔ خبر کم خبریہ کی طرف مضاف ہو

صاحبُ کم غلامٍ هُو

حوالہ جات :(النحو الوافی ۱/ 451)

تقسیم خبر کا قاعدہ

خبر کی تین صورتیں ہیں: **مفرد۔ جملہ۔ شبہ جملہ**

۱۔ خبر مفرد ہو، مفرد سے مراد یہ ہے کہ نہ جملہ ہو اور نہ شبہ جملہ ہو بلکہ مفرد ہو یعنی ایک کلمہ ہو **زیدٌ قائمٌ**

۲. خبر جملہ ہو، جملہ سے مراد جملہ اسمیہ ہو

زیدٌ ابوہ قائمٌ

یا جملہ فعلیہ ہو

زیدٌ قام ابوہ

۳. خبر شبہ جملہ ہو، شبہ جملہ سے مراد جار مجرور یا ظرف (زمان یا مکان)

الحمد للہ

فائدہ : عائد کی چھ اقسام

۱. عائد ضمیر ہو چاہے ضمیر بارز ہو زید ابوہ قائم

یا ضمیر مستتر ہو

زید ضربَ عمرًوا

یا ضمیر مقدر ہو

السمنُ منوانِ بدرھم أي منوان منه بدرھم

۲. عائد اسم اشارہ ہو

ولباس التقوٰی ذلك خير

۳. عائد الف لام ہو

نعمَ الرجلُ زيدٌ

۴. عائد ضمیر کی جگہ اسم ظاہر ہو **الحاقۃ ما الحاقۃ**

۵. عائد خبر تفسیر کرے مبتدا کی **قل ھو اللہ احد**

۶. عائد خبر میں عموم کی وجہ سے ہو یعنی خبر میں ایک ایسا عام لفظ ہو جو مبتدا کو بھی شامل ہو

زیدٌ نعمَ الرجلُ

حوالہ جات

- جامع الدروس: ۲/۱۸۷
- موسوعہ: ۴۶
- النحو الوافی: ۱/۳۸۵
- شرح جامی: ص: ۸۲

حافظ محمد عباس قادری

مبتداء خبر کے درمیان موافقت

خبر کا تذکیر و تانیث اور افراد، تثنیہ اور جمع میں مبتداء کے موافق ہونا ضروری ہے لیکن اسکے لیئے ساتھ شرائط ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ ہو تو موافقت ضروری نہیں ہے۔

۱. مبتداء اور خبر دونوں اسم ظاہر ہوں، احترازی مثال
هي اسم

۲. خبر مشتق کا صیغہ ہو، احترازی مثال
الكلمة لفظ

۳. خبر کا فاعل ضمیر ہو، احترازی مثال
زينبُ قائم ابوها

۴. ضمیرِ فاعل مبتداء کی طرف راجع ہو، احترازی مثال
ماه وجود ممتنع أي صرفها

۵. خبر اسمِ تفضیل مستعمل بِمِن نہ ہو، احترازی مثال
الصلوة خير من النوم

۶. خبر مؤنث کی صفتِ خاصہ نہ ہو، احترازی مثال
الامرأة حائض

۷. خبر ایسا صفت کا صیغہ (لفظ) نہ ہو جس میں مذکر و مؤنث برابر ہو
احترازی مثال، **الامرأة صبور**

درج ذیل اشیاء میں مذکر و مؤنث برابر ہیں:

- **فعيل بمعنى مفعول** الامرأة جريح
- **فعول بمعنى فاعل** الامرأة صبور
- **مفعال** صيغه مبالغه الامرأة مِنطاقي
- **مفعيل** صيغه مبالغه الامرأة مسكين

معارف الکافیہ، بحث تعریف الکلمہ: ۲۱/۱
جامع الدروس: ج ۱، ص: ۷۸



فوائد جدیدہ متعلقہ بالضمیر

۱. جب ضمیر **نا** فعل ماضی کے صیغے کے آخر میں ہو اور اسکا ماقبل ساکن ہو تو وہ ضمیر مرفوع متصل ہوتی ہے۔ وہ ضمیر ترکیب میں فاعل واقع ہوگی جیسے،

ضَرَبْنَا

۲. جب ضمیر **نا** فعل ماضی کے صیغے کے آخر میں ہو اور اسکا ماقبل متحرک ہو تو وہ ضمیر منصوب متصل ہوتی ہے اور ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہے جیسے،

ضَرَبَنَا

۳. جب ضمیر **نا** فعل ماضی کے علاوہ کسی فعل کے آخر میں ہو تو وہ ہمیشہ ضمیر منصوب متصل ہوتی ہے خواہ اسکا ماقبل ساکن ہو یا متحرک اور وہ ضمیر ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہے جیسے،

يَضْرِبُنَا ۔ لَمْ يَضْرِبْنَا ۔ لَنْ يَضْرِبَنَا

اِضْرِبْنَا ۔ لَا تَضْرِبْنَا

۴. جب صیغہ صفت سے پہلے اسم ظاہر ہو تو صیغہ صفت میں ضمیر ہمیشہ غائب کی مستتر ہوتی ہے جیسے،

زیدٌ صائمٌ

یہاں صائم میں ھو ضمیر مستتر اسکا فاعل ہے.

الرجالُ صائمون

صائمون کے اندر ھُم ضمیر فاعل ہے.

۵. جب صیغہ صفت سے پہلے ضمیر منفصل ہو تو صیغہ صفت میں وہی ضمیر مستتر مانی جائیگی جو اس سے پہلے واقع ہے.

انا صائمٌ	أنا ضمیر مستتر
أنت صائم	انت ضمیر مستتر
ھو صائم	ھو ضمیر مستتر



اسم ممدود

اسم ممدود اس اسم کو کہتے ہیں جو معرب ہو اور اسکے آخر میں ہمزہ ہو اور ہمزہ سے پہلے الف زائدہ ہو جیسے،

اِنشاءٌ۔ سماءٌ۔ بناءٌ۔ حمراء

اسم چاہے مفرد ہو جیسے دعاء چاہے جمع ہو جیسے علماء

اسم ممدود کے ہمزہ کی اقسام

اسم ممدود کا ہمزہ تین طرح کا ہوتا ہے:

۱. وہ ہمزہ جو کلمہ کے حروف اصلیہ میں سے ہو جیسے،

انشاء حروف اصلیہ ن۔ش۔ء

انباء حروف اصلیہ ن۔ب۔ء

۲. وہ ہمزہ جو واؤ یا یاء سے تبدیل شدہ ہو جیسے،

دعاء حروف اصلیہ د۔ع۔و

بناء حروف اصلیہ ب۔ن۔ی

یہاں واؤ اور یاء لام کلمہ میں الف زائدہ کے بعد واقع ہونے تو ہمزہ سے تبدیل کر دیا۔

۳. وہ ہمزہ جو تانیث کے لیئے زائد ہو۔ اسکی علامت یہ ہے کہ یہ تین یا تین سے زائد حروف اصلیہ کے بعد واقع ہوتا ہے جیسے،

حَسْنَاءُ ۔ عُلَمَاءُ

پہلی مثال میں ہمزہ تانیث کے لیئے ہے اور زائد ہے کیونکہ یہ تین حروف اصلیہ کے بعد واقع ہے۔
یونہی دوسری مثال بھی۔

نوٹ: غیر منصرف کا سبب صرف تیسری قسم کا ہمزہ بنتا ہے۔




عربی گرائمر سیکھنے اور اسلامی تعلیمات کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں ان شاء اللہ اسطرح صرف ونحو کے تمام قواعد پیج پر اپلوڈ کئے جائیں گے

حافظ محمد عباس قادری

رابطہ نمبر 03154596865

اسم مقصور

الاسم المقصور هو اسم معرب ينتهي بالف ثابتة

اسم مقصور وہ اسم معرب ہے جو ثابت و برقرار رہنے والے الف پر ختم ہو

الاسم المقصور هو اسم معرب مختوم بالف لازمة

وہ اسم معرب جو لازم و چمٹے رہنے والے الف پر اختتام پذیر ہو

دونوں تعریفوں میں صرف لازمہ اور ثابتہ کا فرق ہے۔

الف لازم و ثابت سے مراد یہ ہے کہ وہ الف کلمے کے آخر میں لفظاً یا تقدیراً برقرار رہے الف کسی دوسرے حرف سے تبدیل نہ ہو لہٰذا،

اکرمتُ اباَ زید میں أبا پر اسم مقصور کی تعریف صادق نہیں آئیگی کیونکہ یہ الف حالت رفعی میں واؤ سے اور حالت جری میں یاء سے بدل جاتا ہے۔

پھر سب سے **پہلی قید** جو تعریف میں مذکور ہے وہ **اسم** ہے لہٰذا دَعَا، رمیٰ جیسے افعال اور علیٰ، إلیٰ جیسے حروف پر بوجہ ان کے فعل و حرف ہونے کے مذکورہ تعریف صادق نہیں آئیگی۔

دوسری قید تعریف مذکورہ میں **معرب** ہونا ہے لہٰذا اسم مقصور کی تعریف هذا أنا جیسے اسماء مبنیہ پر بھی صادق نہیں آتی بوجہ معرب نہ ہونے کے۔ **تیسری قید** تعریف میں **الف** کی ہے لہٰذا مفرد منصرف صحیح، قائم مقام صحیح اور اسم منقوص پر بھی تعریف صادق نہیں آئیگی بوجہ ان کے آخر میں الف کے نہ ہونے کے۔

پھر الف مقید ہے ثابت و لازم کی قید کے ساتھ

الف مقصورہ اقسام

الف مقصورہ کی دو قسمیں ہیں:

1. وہ الف مقصورہ جو واؤ یا یاء سے تبدیل شدہ ہو جیسے عصًا، فتًی
یہ اصل میں عَصَوٌ۔ فَتَیٌ کے برابر ہیں۔ واؤ اور یاء متحرک
کے ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا تو عَصَانٌ۔ فَتَانٌ ہوئے۔ پھر
الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا تو عصًا۔ فتًی رہ گئے۔

2. وہ الف جو تانیث کے لیئے زائدہ ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ
یہ تین یا تین سے زائد حروف اصلیہ کے بعد واقع ہو جیسے،

سلمٰی۔ سُکارٰی ان دونوں میں پایا جانے والا الف مقصورہ

سلمٰی میں تین حروف اصلیہ ہیں س۔ل۔م ان کے بعد الف مقصورہ
واقع ہے لہٰذا یہ تانیث کے لیئے زائد ہے۔

سکارٰی میں حروف اصلیہ س۔ک۔ر ہیں اور ان کے بعد الف
مقصورہ ہے یہ بھی تانیث کے لیئے زائد ہے۔

نوٹ: غیر منصرف کا سبب صرف وہ الف مقصورہ واقع ہوتا ہے جو
تانیث کے لیئے زائد ہو۔

العلوم الدینیہ اکیڈمی

مزید اہم معلومات اور مواد کے لیے فیس بک آئی ڈی فالو کیجیے۔

Fb: Abbas Ali Abbas

www.facebook.com/DoctorAbbasAliAbbas

Whats App: 0092 313 3232387



صرفی اجراء کا طریقہ

صرفی اجراء کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱۔ صیغہ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟ مذکر ہے یا مؤنث؟

۲۔ سہہ اقسام میں کیا ہے: اسم۔ فعل۔ حرف؟

۳۔ اگر اسم ہے تو اسماء کی کونسی قسم سے ہے؟

۴۔ اگر فعل ہے تو کونسا فعل ہے: ماضی یا مضارع۔ معروف یا مجہول؟

۵۔ یہ فعل کس حالت میں ہے: مرفوع، منصوب، مجزوم؟

۶۔ ششں اقسام میں کیا ہے: ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی؟

۷۔ یہ صیغہ ہفت اقسام میں کیا ہے؟
صحیح۔ مہموز۔ مضاعف۔ مثال۔ اجوف۔ ناقص۔ لفیف

۸۔ اس صیغہ کا باب کونسا ہے؟

۹۔ اس صیغہ میں تعلیل۔ تخفیف۔ ادغام ہوا ہے یا نہیں؟

۱۰۔ اگر ہوا ہے تو پورا صیغہ مع قائدے کے بیان کریں۔

۱۳. مرفوعات۔ منصوبات۔ مجرورات میں سے کیا ہے؟

۱۴. یہ کلمہ عامل ہے یا معمول؟

۱۵. اگر یہ کلمہ حرف ہے تو حروف عاملہ و غیر عاملہ میں سے کیا ہے؟

۱۶. اگر عاملہ میں سے ہے تو عمل کیا کر رہا ہے؟ کونسی قسم سے تعلق ہے؟

۱۷. اگر غیر عاملہ سے ہے تو حروف معانی کی کونسی قسم سے ہے؟







العلوم الدینیہ اکیڈمی

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں